بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتنی قراءت کرنے سے واجب ادا ہو جاتا ہے؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ ہمارے امام صاحب بعض اوقات نماز پڑھاتے ہوئے کسی ایک رکعت میں کبھی ان دو آیات کی قراءت کرتے ہیں: ﴿فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَرَبِّ الْاَرْضِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ(36) وَلَهُ الْكِبْرِیَآءُ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۪ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ﴾ (پارہ 25، سورۃ الجاثیۃ، آیت 37،36)

اور کبھی ان دو آیات کی قراءت کرتے ہیں: ﴿لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْكُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ(128) فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰهُ ﱙ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ(129)﴾ (پارہ 11، سورہ توبہ، آیت 129،128)

کیا ایک رکعت میں ان آیات کی قراءت سے قراءت کا واجب ادا ہو جائے گا؟

جواب

ان آیات کی قراءت سے واجب ادا ہو جائے گا، البتہ امام صاحب کو چاہیے کہ مختلف نمازوں میں جن سورتوں کا پڑھنا سنت ہے، ان کی تلاوت کیا کریں، خصوصا، جبکہ لوگوں کو بہت مختصر سی تلاوت سے نماز ہونے میں شک اور تردد ہوتا ہو، تو بلاوجہ بار بار اس عمل کو نہیں دہرانا چاہیے۔

تفصیل: سورہ فاتحہ کے بعد جہاں سورت ملانا واجب ہے، وہاں ایک چھوٹی سورت یا اس کے قائم مقام یعنی تین چھوٹی آیات، یا ایک یا دو بڑی آیتیں جو تین چھوٹی آیات کے برابر ہوں، اُن کی تلاوت کر لینے سے سورت ملانے کا واجب ادا ہو جائے گا۔ قرآن پاک میں سب سے چھوٹی تین آیات کو معیار بناتے ہوئے تین چھوٹی آیات کی مقدار پچیس (25) حروف بتائی گئی ہے، یعنی اگر دو، یا ایک آیت، بلکہ اگر کسی آدھی آیت کے اندر بھی کم از کم پچیس حروف پورے ہو جاتے ہوں، تو اس سے قراءت کا واجب ادا ہو جائے گا۔ البتہ بہتر یہ ہے کہ کم از کم تیس (30) حروف ہوں (کیونکہ علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق یہ ہے کہ تیس حروف کی مقدار مکمل ہو)۔ اب سوال میں بیان کی گئی (سورہ توبہ اور سورہ جاثیہ کی) ہر دو آیتوں کو دیکھا جائے، تو ان میں سے ہر دو آیتیں، بلکہ ان میں سے ہر ایک کی پہلی آیت ہی تین چھوٹی آیات کی مقدار کے برابر، بلکہ اس سے زائد ہے، لہذا ان سے قراءت کا واجب ضرور ادا ہو جائے گا۔

سورہ فاتحہ کے بعد تین چھوٹی آیتیں، یا ایک، یا دو بڑی آیات جو تین چھوٹی آیات کے برابر ہوں، اُن کا پڑھنا واجب ہے، چنانچہ تنویر الابصار مع درمختار میں ہے" (وضم) اقصر (سورۃ) کالکوثر أو ما قام مقامها، وهو ثلاث آیات قصار نحو "ثم نظر . ثم عبس و

بسر، ثم ادبر و استکبر ‘‘ وکذالو کانت الایۃ أو الآیتان تعدل ثلاثا قصارا (فی الاولیین من الفرض و) فی (جمیع) رکعات (النفل والوتر)’’ترجمہ : فرض کی پہلی دو رکعتوں اور نفل و وتر کی تمام رکعتوں میں ایک چھوٹی سورت ملانا واجب ہے، جیسے سورہ کوثر، یا جو اس کے قائم مقام ہو یعنی تین چھوٹی آیتیں جیسے ﴿ثم نظر، ثم عبس و بسر، ثم ادبر و استکبر﴾ اور اسی طرح ایک یا دو ایسی آیتیں جو تین چھوٹی آیتوں کے برابر ہوں۔

علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک تین چھوٹی آیتوں کی مقدار تیس (30) حروف ہے، چنانچہ شارح رحمۃ اللہ علیہ کے قول ”تعدل ثلاثا قصارا“ کے تحت ردالمحتار میں ارشاد فرماتے ہیں : ”أي مثل ﴿ثُمَّ نَظَرَ﴾ (المدثر: 21) إلخ وهي ثلاثون حرفا، فلو قرأ آية طويلة قدر ثلاثين حرفا يكون قد أتى بقدر ثلاث آيات.... وقد يقال: إن المشروع ثلاث آيات متوالية على النظم القرآني مثل ﴿ثُمَّ نَظَرَ﴾ [المدثر: 21] إلخ ولا يوجد ثلاث متوالية أقصر منها“ ملتقطاً۔ ترجمہ : (چھوٹی تین آیتیں) یعنی مثلاً ﴿ثم نظر﴾ سے آخر ﴿استکبر﴾ تک اور یہ تیس حروف ہیں، لہذا اگر کسی نے تیس حروف کی مقدار کے برابر ایک بڑی آیت کی قراءت کی، تو وہ چھوٹی تین آیتوں کے برابر تلاوت کرنے والا شمار ہوگا۔ ۔ ۔ اور یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ مشروع (واجب) مقدار قرآن کے نظم کے مطابق مسلسل تین آیات ہیں، جیسے ﴿ثُمَّ نَظَرَ﴾ [المدثر : 21] الخ اور ان سے چھوٹی مسلسل تین آیات قرآن میں موجود نہیں ہیں۔ (تنویر الابصار مع درمختار و ردالمحتار، جلد2، صفحہ 185، دارالمعرفۃ بیروت)

سیدی اعلی حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن، علامہ شامی کے اس قول ”ان سے چھوٹی مسلسل تین آیات قرآن میں موجود نہیں“ پر فرماتے ہیں کہ اس سے بھی چھوٹی مسلسل تین آیات موجود ہیں جن میں مقدار پچیس حروف ہے، لہذا اسی پر حکم کا مدار ہوگا، یعنی ایسی ایک یا دو بڑی آیتیں جن میں پچیس حروف ہوں، ان کو پڑھنے سے واجب ادا ہو جائے گا۔

چنانچہ ردالمحتار پر اپنے حاشیے جد الممتار میں ارشاد فرماتے ہیں : ”اقول: بلی! فقولہ تعالیٰ: ’’قم فانذر، و ربک فکبر، و ثیابک فطھر‘‘ ثمانیۃ وعشرون حرفا مقروءا و خمسۃ و عشرون مکتوبا و قولہ تعالیٰ: ’’و الفجر، و لیال عشر، و الشفع و الوتر‘‘ خمسۃ وعشرون حرفا والمکتوب ستۃ وعشرون، فاذن ینبغی ادارۃ الحکم علیٰ خمسۃ وعشرین حرفا سواء اریدت المقروءات کما ھو الالیق او المکتوبات“ترجمہ : میں کہتا ہوں : کیوں نہیں! (اس سے چھوٹی تین آیات موجود ہیں) چنانچہ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان : ﴿قُمْ فَاَنْذِرْ﴾ (2) ﴿وَ رَبَّكَ فَكَبِّرْ﴾ (3) ﴿وَ ثِیَابَكَ فَطَهِّرْ﴾ (4) "پڑھنے میں اٹھائیس (28) حروف پر مشتمل ہے، اور لکھنے میں پچیس (25) حروف ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان : ﴿وَ الْفَجْرِ﴾ (1) ﴿وَ لَیَالٍ عَشْرٍ﴾ (2) ﴿وَ الشَّفْعِ وَ الْوَتْرِ﴾ (3) پڑھنے میں پچیس (25) حروف پر مشتمل ہے، جبکہ لکھنے میں چھبیس (26) حروف ہیں۔ لہذا اب حکم کا مدار پچیس (25) حروف ہی پر ہونا چاہیے، خواہ مراد پڑھے جانے والے حروف ہوں جیسا کہ یہی زیادہ مناسب ہے یا لکھے جانے والے حروف ہوں۔ (جد الممتار علی رد المحتار، جلد3، صفحہ 153، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

البتہ بہتر یہ ہے کہ تیس حروف والے قول کے مطابق قراءت کی جائے، چنانچہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ فتاوی رضویہ میں ایک سوال کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں: "یوں سولہویں رکعت میں یہ دونوں آیتیں واقع ہوں گی: ﴿فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ﴾ (47)، ﴿ذَوَاتَاۤ اَفْنَانٍ﴾ (48) بہتر یہ ہے کہ ان کے ساتھ ایک آیت اور ملائی جائے کہ ان میں صرف ستائیس (27) حرف ہیں اور ردالمحتار میں کم از کم تیس (30) حرف درکار بتائے۔ وان کان فیہ کلام بیناہ علی ھامشہ مع ان المقروات فیھما ثلثون (اگرچہ اس میں کلام ہے۔ جیسے ہم نے حاشیہ ردالمحتار میں تحریر کیا ہے، علاوہ ازیں ان آیات میں پڑھے جانے والے حروف تیس ہیں۔)۔ "(فتاویٰ رضویہ، جلد6، صفحہ 348، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

ایک دوسرے مقام پر سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ ایک سوال کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں: "پوری سورہ فاتحہ اور اس کے بعد متصلاً تین آیتیں چھوٹی چھوٹی یا ایک آیت کہ تین چھوٹی کے برابر ہو، پڑھنا واجب ہے۔ اگر اس میں کمی کرے گا نماز تو ہو جائے گی یعنی فرض ادا ہو جائے گا، مکروہِ تحریمی ہوگی، بھول کر ہے تو سجدہ سہو واجب ہوگا اور قصداً ہے تو نماز پھیرنی واجب ہوگی اور بلا عذر ہے تو گنہگار بھی ہوگا۔ مثلاً تین آیتیں یہ ہیں: ﴿ثُمَّ نَظَرَ ﴿21﴾ ﴿ثُمَّ عَبَسَ وَ بَسَرَ ﴿22﴾ ﴿ثُمَّ اَدْبَرَ وَ اسْتَكْبَرَ ﴿23﴾ یا یہ: ﴿اَلرَّحْمٰنُ ﴿01﴾ ﴿عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ﴿02﴾ ﴿خَلَقَ الْاِنْسَانَ ﴿03﴾۔ ظاہر ہے کہ وہ (یعنی سوال میں مذکور) دو آیتیں ﴿وَاِنْ يَّكَادُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا۔۔۔ الخ﴾ بلکہ اس میں کی پہلی ہی آیت ان تین چھوٹی آیتوں سے بڑی ہے، تو نماز مع واجب ادا ہو گئی، دہرانے کی حاجت نہیں۔ "(فتاوی رضویہ، جلد6، صفحہ 347، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

صدرالشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ سے سوال ہوا کہ زید نے بعد سورہ فاتحہ نماز میں آیت ﴿لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ﴾ پڑھی، عمر کہتا ہے کہ اسے پڑھنے سے نماز نہیں ہو گی؟

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے جواب میں فرمایا: "نماز درست ہو گئی۔ "تین آیت پڑھنا واجب ہے" اس کا یہ مطلب ہے کہ تین چھوٹی آیتیں ہوں یا ان کے برابر، بلکہ اگر آدھی آیت تین چھوٹی آیات کے برابر ہو، جب بھی نماز ہو جائے گی۔ تین چھوٹی آیت کی مثال فقہاء نے یہ دی ہے: ثم نظر، ثم عبس و بسر، ثم ادبر و استکبر، کہ ان آیات کے حروف کل تیس ہیں، لہٰذا اگر تیس حروف کی ایک آیت پڑھ دی، واجب ادا ہو گیا۔ "(فتاویٰ امجدیہ، جلد1، صفحہ 97، مطبوعہ مکتبہ رضویہ، کراچی)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: FAM-1234

تاریخ اجراء: 01 محرم الحرام 1448ھ/17 جون 2026ء